بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

اسلامی معاشرہ ،اسلامی تہذیب و تمدن کے ذکر کے ساتھ وقفے وقفے سے اس سے قریبی تعلق رکھنے والی عصر حاضر کی ایک اصطلاح اسلامی ثقافت کا ذکر بھی ہوتا رہتا ہے ۔ یہی ذکر جب کبھی ایک خاص خطہ زمین مملکت پاکستان کے حوالے سے کیا جاتا ہے تو اس کا نام پاکستانی ثقافت بھی رکھ لیا جاتا ہے ۔ چونکہ اس دور میں عصر حاضر کی تمدنی اصطلاحات کا نام لئے بغیر کوئی شخص نہ تعلیم یافتہ شمار کیا جاسکتا ہے نہ مہذب اس لئے ہر کہ و مہ خواہی نخواہی شعوری یا غیر شعوری طور پر انہی اصطلاحات کے حوالہ سے بات کرتا ہے ۔

الفاظ اور اصطلاحات کو بالعموم بے جان ذریعہ اظہار خیال کیا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے ۔ اہل نظر اس نکتے کو سمجھتے ہیں ۔ مروجہ الفاظ اور اصطلاحات کی حیثیت کاغذ کے سکہ رائج الوقت کی ہوتی ہے ۔ سکہ حکومت وقت کے اقتدار کا نقیب ہوتا ہے ۔ اور اقتدار وقت ہی اس کی قیمت متعین کرتا ہے ۔ ایک عام آدمی اس کو محض استعمال کرتا ہے ۔ اسی طرح الفاظ اور اصطلاحات کی معنوی قدر و قیمت اس فکر، نظریہ یا نظام حیات کی متعین کی ہوئی ہوتی ہے جس کے ہاتھ میں وقت کی زمام کار ہوتی ہے ۔ آج کی دنیا میں اسلام کے مقابل غیر اسلام کو سیادت حاصل ہے ۔ اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر غیر اسلام نہ صرف اپنی اصطلاحات کو بلکہ اسلامی اصطلاحات کو بھی اپنے رنگ میں

رنگ کر پیش کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے ۔ اس لئے اسلام کے نام لیواؤں کو ان اصطلاحات کے معاملے میں خبردار ہوکر کام کرنے کی ضرورت ہے ۔

آج کل پاکستان میں زندگی کو اسلامی قالب میں ڈھالنے کا چرچا عام ہے اس ضمن میں اسلامی ثقافت اور پاکستانی ثقافت کی باتیں بھی ہوتی ہیں ۔ اسلامی ثقافت اور پاکستانی ثقافت دو چیزیں ہیں یا ایک ۔ اس کا سیدھا سا جواب یوں دیا جا سکتا ہے کہ پاکستان، جیسا کہ شروع ہی سے دعوی کیا جاتا رہا ہے اور اب عملاً اس کے لئے کچھ اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں، اگر ایک نظریاتی مملکت ہے جس کی اساس اسلام ہے تو بلا تامل یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی ثقافت ہی پاکستانی ثقافت ہے ۔ اسلامی ثقافت کیا ہے ۔ الفاظ اور اصطلاحات کے پیچ میں الجھ کر نہ رہ جائیں اور انداز گفتگو سے دھوکا نہ کھائیں تو مختصراً یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام ہی اسلامی ثقافت ہے اور اسلامی زندگی کے خط و خال ہی اسلامی ثقافت کے خط و خال ہیں ۔ اگر بات ثقافت ہی کے حوالہ سے کرنی ہو تو دنیا میں جتنی بھی قسمیں ثقافت کی ہیں یا ہو سکتی ہیں ان کو پہلے دو خانوں میں بانٹ دیا جائے ۔ اسلامی، اور غیر اسلامی ۔ اسلامی ثقافت بنیادی طور پر ایک اور صرف ایک ہے البتہ غیر اسلامی ثقافت اپنی گونا گوں نسبتوں کی وجہ سے مختلف اور متعدد ہے۔

یہ موضوع تفصیل طلب ہے اور اس کی وسعت مضمون یا مقالے کی نہیں بلکہ ایک مبسوط کتاب کی متقاضی ہے ۔ اس لئے فی الحال موجودہ وقت کی ایک زندہ مثال سے اس نکتے کی وضاحت کرنا مناسب ہوگا ۔ آج کل بین الاقوامی سطح پر ثقافتی وفود اور طائفوں کے تبادلوں کا چلن عام ہے ۔ ثقافتی مظاہروں میں ناچ گانے کو سب سے نمایاں حیثیت دی جاتی ہے ۔ جب بھی کوئی ملک

اپنا ثقافتی وفد یا طائفہ دوسرے ملک میں بھیجتا ہے تو بالعموم ناچنے گانے والوں اور والیوں کا ایک گروہ ہوتا ہے جو اس ملک کے مخصوص ناچ گانے پیش کرکے بزعم خویش اس ملک کی ثقافت کو نمایاں کرتا ہے ۔ گویا کہ ان ملکوں میں ناچ گانے کو وہاں کی ثقافت میں نمائندہ حیثیت حاصل ہے ۔ لیکن اسلام اور اسلامی ثقافت میں ناچ گانے کا کوئی تصور نہیں ۔ ناچ گانا غیر اسلامی ثقافت کا جز ہے ۔ اس لئے غیر اسلامی معاشرے اس کو اپنائیں اور اس کا مظاہرہ کریں تو ایک مسلمان جب تک کمزور ہے بطیب خاطر نہیں یادل ناخواستہ اسے گوارا تو کر سکتا ہے اس کے نشو و فروغ میں حصہ نہیں لے سکتا ۔ اس کے برعکس اسلام اور اسلامی ثقافت کا علمبردار کوئی ملک اگر اپنا کوئی ثقافتی وفد یا طائفہ باہر بھیجنا چاہے تو بے ہنگم جسمانی حرکات اور پا کوبی رقص کی جگہ یہ وفد قیام و قیود اور رکوع و سجود کی حرکات پر مشتمل ایک ایسے عمل کا مظاہرہ کرے گا جو بیک وقت روحانی اور جسمانی صحت و پاکیزگی کا مظہر ہے اور جو انسان کے سفلی نہیں علوی جذبات کو برانگیختہ کرتا ہے ۔ اسی طرح وہ نام نہاد فنون لطیفہ کے دوسرے رکن ''الاپ،، کی جگہ تلاوت اور حسن قرأت سے پتھر دل کو موم کرے گا ۔

★★★★